سوال

روضہ رسول کی زیارت کے بارے میں احادیث کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے درج ذیل احادیث کی صحت کے بارے میں رہنمائی فرمائیں گے۔

(من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی)

"جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو اس نے جفا سے کام لیا۔"

(من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی)

"جو شخص میری موت کے بعد میری زیارت کرے، اس نے گویا میری زندگی ہی میں میری زیارت کی۔"

(من زارنی بالمدینۃ محتسبا کنت لہ شفیعا شہیدا یوم القیامۃ)

"جو شخص حصول ثواب کی نیت سے مدینہ میں میری زیارت کرے تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے بارے میں گواہی دوں گا۔"

یہ احادیث بعض کتابوں میں مذکور ہیں، لہذا ان کے بارے میں کئی اشکال ہیں اور ان کے بارے میں دو رائے ہیں، جن میں سے ایک رائے کے مطابق یہ احادیث صحیح ہیں اور دوسری کے مطابق صحیح نہیں ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان میں پہلی حدیث کو ابن عدی اور دار قطنی نے بطریق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے:

(من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی) (الکامل لابن عدي: 7/2480 والسلسلۃ الضعیفۃ ح: 45)

"جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے جفا کی۔"

یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ اس کے بارے میں تو یہ کہا گیا ہے کہ یہ موضوع یعنی جھوٹی اور من گھڑت روایت ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی محمد بن نعمان بن شبل باہلی ہے، جو اسے اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور یہ دونوں راوی بے حد ضعیف ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ "اس حدیث میں طعن نعمان کی وجہ سے نہیں بلکہ ابن نعمان کی وجہ سے ہے" اس حدیث کو بزار نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابراہیم غفاری ہے اور وہ بھی ضعیف ہے، نیز بیہقی نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کی سند مجہول ہے۔

دوسری حدیث کو امام دارقطنی نے عن رجل من آل حاطب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند کے ساتھ انہی الفاظ میں روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں ایک راوی مجہول آدمی ہے۔[1] امام ابویعلیٰ نے اسے "مسند" میں اور ابن عدی نے "کامل" میں بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند میں حفص بن داود ہے جو کہ ضعیف الحدیث ہے۔

تیسری حدیث کو ابن ابی فدیک نے سلیمان بن یزید سے روایت کیا ہے، سلیمان بن یزید کعبی نے جو کہ ضعیف الحدیث ہے، اسے بطریق عمر روایت کیا ہے[2] اور اس کی سند میں ایک مجہول راوی بھی ہے۔ الغرض وہ تمام احادیث جن میں خاص طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کا ذکر ہے، وہ تمام کی تمام ضعیف ہیں بلکہ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ موضوع ہیں۔

ہاں البتہ ایسی صحیح احادیث ضرور ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ قبر کی زیارت عبرت و نصیحت اور میت کی دعا کے لیے کی جائے، لہذا جو شخص قبروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی شرعی زیارت کرنا چاہے یعنی عبرت و نصیحت کے لیے، میت کے لیے دعا کے لیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود بھیجنے کے لیے، صاحبین کے لیے یہ دعا کرنے کے لیے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہوں اور پھر اس مقصد کے لیے نہ شد رحال کرے (یعنی نہ تو کجاوے کسے) اور نہ سفر کرے تو یہ زیارت مشروع ہے اور اس میں اجر و ثواب کی امید ہے۔

جو شخص اس مقصد کے لیے شد رحال کرے یا باقاعدہ سفر اختیار کرے تو یہ جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(لاتشد الرحال الاالی ثلاثۃ مساجد 'المسجد الحرام 'ومسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم 'ومسجد الاقصی) (صحیح البخاري 'فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ 'باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ 'ہ :1189)

"تین مسجدوں کے سوا اور کسی کی طرف شد رحال نہ کیا جائے (اور وہ تین مسجدیں یہ ہیں) مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔"

باقی رہی یہ حدیث :

(لاتتخذوا قبري عیدا ولا بیوتکم قبورا (وصلوا علی) فان تسلیمکم یبلغنی اینما کنتم) (مسند ابی یعلی 'ح :469 من روایۃ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وما بین القوسین لفظ ابی داود 'من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ 'فی المناسک 'باب زیارۃ القبور 'ح :2042)

"میری قبر کو میلہ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنانا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا، تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا سلام مجھے پہنچ جائے گا۔" اسے ضیاء مقدسی نے "المختارہ" میں روایت کیا ہے۔

---

[1]سنن دارقطنی 2/277، حدیث: 2668

[2]تاریخ جرجان ص 220، 434

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی